قیمت سالانہ پیشگی ے

فی نمبر پیشگی ے

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

اخبار الحکم

نمبر ۲۶-۲۷ | قادیان دارالامن والامان مورخہ ۶ و ۱۳ ستمبر ۱۸۹۸ع | جلد (۲)

ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس جاتی [illegible] کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں۔ جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں۔ اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبہ اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ۔ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کی جاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شائع ہو جایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے مؤید ہو جائیں اور سو سو ٹریکٹ عہ فی صدی کے حساب سے خرید لیں۔ تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شائع ہو سکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کرا دیا کریں۔ اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاوے گا۔ کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیج دی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آ جایا کریں گے۔ اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑیگا۔ بلکہ اس کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں بدی سو درخواستیں جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کریں گے۔ مینیجر الحکم کے نام درخواست

اپنے بھائیوں کیلئے

بالکل کھرا سودا

اگر کسی قسم کا نقص ہو یا کسی قسم کا خسارہ معلوم ہو۔ فوراً واپس کر دو۔ اس سے بڑھ کر خوش معاملگی اور کھرا سودا کیا ہوگا۔

مندرجہ ذیل اشیا ہماری معرفت مل سکیں گی۔

۱۔ زیورات چاندی و سونا۔ ہر قسم صرف ۱؍ سیکڑا [illegible] لی جاوے گی۔

۲۔ ریشمی ازار بند۔ پراندے۔ تسبیح بند وغیرہ ہر قسم اور ہر قیمت کے۔

ازار بند ۸؍ سے لے کر ۵؍ تک

پراندے ۴؍ سے لے کر ۵؍ تک

تسبیح بند سے سے لے کر عہ تک

۳۔ زیورات میں ڈوڑے جس قسم کے چاہیں۔ ڈال دئے جاویں گے۔

۴۔ دریائی کا ہر ایک قسم کا کام

۵۔ ہر ایک چیز ساختہ امرتسر پر ۱؍ روپیہ کمیشن لے کر روانہ ہو سکے گی۔

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں اور باہمی فائدہ کے لئے کھولا گیا ہے۔ درخواست پر نام اور پتہ صاف اور خوشخط تحریر ہو۔ ڈاکخانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور ہو۔ درخواستیں اس پتہ پر آئیں۔

غلام محمد و اللہ بخش علاقہ بند مالکان

احمدیہ ایجنسی کٹرہ باگھ سنگھ نامعنی

وسعلاہ امرتسر پنجاب

صداقت کی آزمایش

شرطیہ

صحت جسمانی کی خواہش ہو اسکو پڑھو اور ایکدفعہ شرطیہ آزماؤ

مفت

صحت جسمانی کے طلبگار و بس کو پڑھو اور ایکدفعہ شرطیہ آزماؤ

پانچ پھول کلیاں اور بہاریں سب ہیں

سچائی کا فیصلہ

ہم سے امتحان کر دیکھو

نوٹ

ہر چیز ترکیب استعمال دوا کے ساتھ ہوگی۔ فہرستوں کی تعمیل قیمت طلب پارسل سے ہوگی۔ محصول و کمیشن ڈاک ذمہ خریدار۔ درخواستیں بنام مشتہر مندرجہ ذیل آنی چاہییں۔

نوٹ

درخواست کنندہ کو لازم ہے۔ مرض کا مفصل حال بقید عمر تحریر کرے۔ اور اپنا پتہ خوشخط لکھے اور جس اخبار سے اشتہار ملا ہو اُسکا حوالہ دے۔ غربا کو خرچ روانگی و ادویات بھی روانہ کریں محصول علاوہ ہوگا۔

سچے اور جھوٹے کو خود پرکھ لو۔ اگر استعمال حسب ترکیب سے فائدہ نہ ہو تو اپنے ہی بیان حلفی سے قیمت واپس لو۔ یہہ کامل ثبوت سچائی کا ہے۔

اکسیر حافظہ

فوائد اس کے نام سے ظاہر ہیں۔ ہر ایک شخص خصوصاً طلبا کو اسکی اشد ضرورت ہے۔ دو ہفتہ کیواسطے عہ۔ ایکماہ کیواسطے ... تین ماہ کیواسطے للعہ۔ غریب طلبا کو بتصدیق ہیڈ ماسٹر نصف قیمت پر ملتی ہے

خارش کی حکمی دوائی

تین دفعہ کی لگانیسے فائدہ کلیہ حاصل ہوتا ہے۔ اور اجازت دوا کے اثر کو تصدیق کرنا پڑتا ہے۔ فی پوڑیہ ۸۔ اور مفت تقسیم کرنیوالونکو ۲ پوڑیہ عہ۔ اور غربا کو بتصدیق کسی معزز کی صرف خرچ روانگی پر مفت

دوائی ہاضمہ

بدہضمی، درد شکم۔ قراقر، نفخ۔ امتلاء۔ کھٹے ڈکار، ضعف معدہ کو دور کرتی اور بھوک لگانیکو مفید۔ قیمت فی ڈبیہ جو کئی آدمیوں کو کافی ہو ۸۔ غربا کو بتصدیق کسی معزز کے خرچ روانگی پر مفت۔

دوائی آتشک

یہ عجیب الخواص حکمی دوائی اس شدید مرض کو ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے۔ خوبی یہہ کہ مُنہ نہیں آتا۔ غذا گوشت۔ پلاؤ۔ شراب کے عادی کو اسکی بھی اجازت ہے ۷ خوراک عہ۱۲

سرمہ سلیمانی

ایک فقیر صاحب کی ایجاد۔ دھند۔ غبار۔ تاریکی چشم، ضعف بصر۔ سرخی۔ پھولا۔ موتیابند کو اکسیر ہے ۶ ماہ کی استعمال سے عینک چھوٹ جاتی ہے۔ اور آنکھ کبھی بیمار نہیں ہوتی۔ فی تولہ عہ۔ اطبا و دیگر اصحاب سے پہلی دفعہ بغرض تجربہ فی تولہ عہ۔

سفوف مرہم آتشک

اصلاح زخم کیواسطے صرف تین پڑیاں کافی ہیں۔ زخم پہلے دن خشک ہو۔ اور تین دن میں بالکل اچھے ہوتے ہیں۔ فی پوڑیہ ۸۔ غربا کو بتصدیق معزز ۲ خرچ پر مفت

اعجاز مسیحی

اعصاب کی کمزوری اور جملہ نقصانات جو جوانی کی غلط کاریوں کا نتیجہ ہے۔ اس کے تین دفعہ کے استعمال سے بالکل دور ہو کر نامرد۔ مرد اور مرد جواں مرد ہو جاتا ہے۔ قیمت ۔

عصائے پیری

رقت اور جریان کو مفید۔ قوت باہ کے واسطے علاج لاثانی و ذریعہ لطف زندگانی۔ تعریفی الفاظ کی ضرورت نہیں۔ تجربہ شاہد کافی ہے۔ قیمت ۔ روپیہ

دوائی وجع المفاصل

یہ بے نظیر اور تیر بہدف دوائی ہے۔ سالہا سال کے جکڑے ہوئے اور بیکار شخص صحیح و سالم ہوئے ہیں۔ قیمت صرف ۔

تریاق سوزاک

سوزاک کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو۔ تین دن میں صحت کلی ہو جاتی ہے۔ درد اور جلن تو پہلے ہی دن دور ہو جاتا ہے۔ در حقیقت اسم بامسمی ہے۔ ۶ خوراک عا

نسوار

جملہ امراض دماغی کو مفید۔ درد سر، شقیقہ۔ سرخی چشم۔ نزلہ۔ زکام۔ چھچھڑہ کے واسطے دوائی بے نظیر۔ فی پوڑیہ ۔ غربا کو بتصدیق ۲۔ خرچ پر مفت۔

جادو کی گولی

جسم کے کسی حصہ میں بلغمی یا ریحی درد ہو۔ فی الفور ایک گولی کے کھانے سے کافور ہو جاتا ہے۔ فی گولی ۔ فی درجن عہ

حبوب بواسیر

جو لوگ اس مرض کا کلی دفعیہ ناممکن سمجھتے ہیں وہ ہماری حبوب ایکدفعہ ضرور آزمائیں۔ مسوں کی سوزش اور ٹیس پہلے دن بند۔ اور ۱۲ دن میں فائدہ کلی ہوتا ہے۔ قیمت عا

لگانیکی دوائی بواسیر

اس دوائی کے لگانے سے تین دن میں مسے خشک ہو کر خود بخود گر جاتے ہیں اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی اس کو اکسیر کہنا بیجا نہ ہوگا۔ قیمت ۔

دوائی درد گردہ

درد کیسا ہی شدید ہو۔ ۱۵ منٹ میں دور ہوتا ہے۔ فی گولی ۔ فی درجن عا۔

المشتہر خاکسار غلام احمد مکان منشی حسین بخش اپیل نویس بٹالہ ضلع گورداسپور ملک پنجاب

انمول موتی

قرآن کریم اور سات کا عدد

سات کے عدد سے قرآن کریم کو خاص مناسبت ہے اور علی العموم ۷ و ۷۰ و ۷۰۰ کا عدد الہٰی کتابوں میں خصوصیت سے تعلق رکھتا ہے اس وقت میں صرف سات کے عدد کی کسیقدر خصوصیت قرآن کریم میں دکھانی چاہتا ہوں۔

(۱) قرآن سات مختلف مذاہب سے بحث کرتا ہے۔

(۱) دہریوں یعنے منکران ذات باری سے۔
(۲) منکران نبوت یعنے برہموؤں سے۔
(۳) یہود (۴) نصاریٰ (۵) بت پرست (۶) مجوسی (۷) منافق

(ب) قرآن سات عظیم الشان عقائد حقہ کا بیان فرماتا ہے۔

(۱) خدا تعالیٰ کی ذات۔ صفات۔ اسماء اور افعال کی لطیف بحث
(۲) ملائکہ کے افعال و صفات کی موثر فلاسفی۔
(۳) کتب الٰہیہ کا دلچسپ تذکرہ۔
(۴) رسالت اور رسولوں کے متعلق
(۵) تقدیر یعنے اون اندازوں پر فلسفیانہ بحث جو اللہ تعالیٰ نے عام اشیاء میں مرکوز رکھے ہیں۔
(۶) ختم نبوت تشریعی کے متعلق
(۷) اعمال صالحہ و سیئہ پر جزا و سزا کے متعلق

(ج) قرآن سات اعمال صالحہ کا ذکر فرماتا ہے

(۱) اقرار۔ (۲) نماز (۳) زکواۃ (۴) روزہ۔ (۵) حج (۶) کوشش (۷) اخلاق فاضلہ

(د) سات ہی نتائج حسنہ و اسکے پیش کرتا ہے

(۱) صحت جسمانی (۲) آرام (۳) روحانی آرام (۴) قبر میں آرام (۵) حشر میں آرام (۶) صراط پر آرام (۷) جنت میں آرام تفصیل اور توضیح اور اس عدد سات کی اور خصوصیتیں پھر کسی دوسرے وقت پر انشاء اللہ بیان کرونگا۔

لوکان عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا

یعنے

(اگر قرآن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور اور کا بنایا ہوا ہوتا تو اوسمیں تھوڑا کیا بہت ہی اختلاف ہوتا)

اختلاف مندرجہ ذیل امور میں ہوتا ہے جو قرآن کریم میں نہیں کسقدر عظیم الشان دعویٰ ہے اور کیسی اوسکی صداقت ثابت ہو رہی ہے۔

(الف) قرآن کریم واقعات آئندہ کا تذکرہ فرماتا ہے ایسے واقعات آئندہ کا بھی جنکا تعلق دنیا کے لوگوں سے ہونیوالا ہے یعنے احباب و اصحاب کی فتح و ظفر اعدا کی شکست دیکھ لو ایسا ہی ہوا۔

(ب) واقعات گذشتہ کا ذکر کرتا ہے اور اوس کے بتلائے کے خلاف وقوع میں نہیں آیا۔

(ج) طبعیات اور فلسفہ پر گفتگو کرتا ہے مگر اسکے خلاف سائنس موجودہ سے ثابت نہیں ہوا۔

(د) اسباب بتلاتا ہے اور اون اسباب کے نتائج اور منافع بھی ظاہر کرتا ہے اور اس بیان میں راست ہے۔

(ہ) قوے فطرۃ پر اثر کرنیوالے احکام کی تاکید فرماتا ہے اور کہیں اوسکے خلاف نہیں لیجاتا۔

(و) قرآنی تعلیمات۔ عام تعلیمات انبیاء اور انسانی مشترکہ سوسائٹی سے اور اونکے اجماع مسلمہ کے متعف نہیں

(ز) تئیس ۲۳ برس میں نازل ہوا جسمیں صحابہ محکوم سے حاکم بنے پھر اون لوگوں میں بھی زندگی بسر کی جو کسی قانون کے پابند نہ تھے طائفیں عیسائیوں کے بھی ماتحت رہے مدینہ طیبہ میں کچھ عرصہ تک یہود کے ماتحت رہے خود حاکم بنتے پھر دیکھو ان تمام حالتوں میں امن اور چین کو کیسے قایم رکھا۔

مرزا صاحب نے مجدد ہو کر کیا کیا؟

اس سوال کا جواب تفصیلی تو ایک مستقل رسالہ چاہتا ہے۔ حضرت اقدس کی تصانیف میں مختلف مقامات پر اس سوال کا جواب درج ہے۔ اور انشاء اللہ میں تفصیل کے ساتھ اس پر کوئی آرٹیکل لکھوں گا فی الحال مختصر طور پر اس سوال کا جواب لکھتا ہوں۔

اس سوال کے کرنے والے تین قسم کے لوگ ہیں۔ مولوی۔ فلاسفر مزاج۔ عام لوگ جو مذہب کو عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں تیسری قسم کے لوگوں میں وہ عام لوگ بھی ہیں جو مذہب کو کسی وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے پس یہہ چار قسم قرار دیدو مولویوں کے لئے تو یہہ جواب کافی ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت میں ایک نبی ہوگا اور اوسکے ساتھ کوئی آدمی نہوگا۔

ونبی معہ رجل ونبی معہ رجلین

ایسے نبی نبی تھے یا نہیں؟ اگر تھے اونہوں نے دنیا میں آکر کیا؟ جو جواب وہ دیں وہی ہمارا جواب ہے۔

فلاسفر مزاج لوگوں کا جواب بھی سہل ہے اونکا خیال ہے کہ اکثر حصہ انسان متکلم مرتا ہے پس دریافت کیا جاوے کہ دنیا میں اکثر فلاسفر ناکام مرے ہیں یا نہیں اور وہ ناکامی کی حیثیت میں فلاسفر تھے۔ یا نہیں؟ ماجوابکم فھو جوابنا۔

عوام کا جواب جو مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں اتنا ہی ہے کہ حضرت نوح نے ساڑھے نو سو سال وعظ کیا اور حدیث میں آیا ہے کہ صرف ۸۰ آدمی تابع ہوئے اور قرآن میں آیا ہے ما امن معہ الا قلیل پھر کیا وہ نبی نہ تھے؟

اب رہے وہ عام جو مذہب کو وقعت کی نظر سے نہیں دیکھتے وہ ذرا خیال کریں کہ مرزا صاحب کو کسقدر کامیابی ہوئی ہے۔ دنیا میں کوئی آدمی بدون سودائی یا مجنون کے کسی کا کہنا بلا غرض مان ہی نہیں سکتا۔ پھر خیال کیا جاوے کہ مرزا صاحب کے ساتھ بڑے بڑے عالم۔ طبیب۔ فلاسفر۔ گریجوایٹ۔ تاجر۔ عمایدو رؤسا اور گورنمنٹ کے معتمد علیہ لوگوں نے جو مرزا صاحبکو مانا ہے اور اوسکے لئے جان و مال تک کے دینے میں دریغ نہیں کرتے کیا یہ عظیم الشان کامیابی نہیں ہے؟ اسپر بھی اگر کوئی مرزا صاحب کے دعوی کو تعجب کی نگاہ سے دیکھے تو میں اوس سے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ وہ مخالف اسکے مولویوں سے پوچھے کہ اگر وہ سچے ہیں اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق رکھتے ہیں تو اوسکی بولی یعنے کلام کی ایسی لطیف تفسیر کرکے دکھادیں جیسی مرزا صاحب نے کی ہے اور وہ تم اللہ تعالیٰ سے دریافت کرکے بتلادیں کہ اس صدی چہاردہم کا مجدد کون ہے؟ اور اوسنے کہاں دعوی کیا ہے؟

ضرورت قرآن

ضرورت قرآن پر میرے مخدوم مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ نے تو عدم ضرورت قرآن کے مصنف کے اعتراضات کا قلع قمع کرنے کی خاطر ایک مبسوط مضمون تصدیق میں لکھا ہے مگر میں یہاں مختصر طور پر قرآن کریم کی ضرورت کو بیان کرونگا۔ اور یہ ضرورت بطور عام اصول کے ہوگی۔ قرآن کریم کے زمانہ پر ان وجوہات کو مطابق کرکے دیکھو کیسے صادق آتی ہیں۔

۱۔ نمونہ۔ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کا یہہ اٹل قانون پاتے ہیں کہ وہ ایک قومی الوالہمت انسان کو اس لئے پیدا کرتا ہے کہ وہ لوگوں میں نمونہ بنکر اپنی مخلصانہ دعاؤں اور پُر جوش زاریوں اور سچی توجہ سے دنیا میں صداقت کو پھیلاوے گو دنیا میں ہر چیز موجود ہی کیوں نہو مگر بغیر صاحب ہمت اور آسمانی بارش کے وہ پھل نہیں لا سکتی۔ جیسے مینہہ کے ذریعہ پھل پھول لگتے ہیں اونکے ذرات اور بیج تو پہلے سے موجود ہوتے ایسا ہی لوہا۔ سکہ۔ کوئلہ۔ قلعی وغیرہ یہہ چیزیں تو موجود ہوتی ہیں مگر بدوں کسی صاحب ہمت شخص کی کوشش کے دنیا میں اون کے فواید معلوم نہ ہونگے اسی طرح سے جب لوگ دین میں سستی کرنے لگتے ہیں تو کسی شخص کو اللہ تعالیٰ مامور کرکے بھیجدیتا ہے جو آکر اصلاح کرتا ہے ہاں کبھی کوئی مامور بڑا کبھی چھوٹا کبھی بے مثل اور کبھی مثیل پیدا ہوتا ہے پس ایک یہ ضرورت ہے قرآن کریم کے نزول کی

۲۔ دلائل۔ جسقدر صداقتیں قرآن کریم سے پہلے موجود تھیں اونکے دلائل پہلی کتب میں موجود نہ تھے جیسے توحید۔ رسالت۔ وغیرہ امور قرآن کریم خاتم الکتب تھا اور مختص الزمان اور مختص المقام قانون تھا اور اوس کا دامن قیامت تک وسیع تھا جسمیں طلب دلائل والا زمانہ بھی آنیکو تھا اسلئے یہ فخر قرآن کریم ہی کو حاصل ہوا کہ دعویٰ کو دلائل کے ساتھہ موکد فرمایا۔ اور اگر یہ کہو کہ دلائل اوس من اوس آنیوالے زمانے سے پیشتر کیوں درج کردے۔ مناسب تھا کہ اوس زمانہ ہی میں اوسے نازل کرتا اسکا جواب صاف ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی حفاظت اور اشاعت مطالب قرآن کے لئے ہر صدی پر ایک مجدد بہیج دیتا ہے جو قرآن کریم کے مطالب کو حسب ضرورت زمانہ الہام الہی سے حل کرتا ہے۔

۳۔ جماعت۔ جب مذہب کی طرف لوگوں کی توجہ کم ہوجاتی ہے تو وہ اپنے احکام مذہبی سے بہت کچھہ ناواقف ہوتے جائیں یہاں تک کہ رفتہ رفتہ بعض احکام پر جب غیر مذہب والے حملہ کرتے ہیں اور لوگوں کو اون کا جواب نہیں آتا اور نہیں آنا چاہئے کیونکہ توجہ نہیں رہتی تو اون احکام کو منسوخ سمجھہ لیتے ہیں جنسے کہ اصل کتاب بھی کھو دیتے ہیں پھر ایسے وقت میں ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی مجدد یا رسول یا نبی یا پیغمبر یا خاتم الانبیا آوے اور ایک پاک جماعت متقی لوگوں کی طیار کرے۔

سوال۔ جب صداقتیں ہم کو اور کتابوں سے بھی مل سکتی ہیں تو پھر قرآن کی کیا ضرورت ہے؟

جواب۔ ہاں بظاہر یہ سوال قومی معلوم ہوتا ہے مگر غور تو کرو۔ کہ حصول صداقت کے لئے کیا کرنا پڑیگا اولاً کل دنیا کی کتابیں جمع کریں پھر ان تمام زبانوں سے پوری واقفیت حاصل کریں۔ پھر سچ اور جھوٹ میں امتیاز کرنیکی طاقت ہو پھر اوس سچائی کا خلاصہ کسی زبان میں دنیا کے آگے پیش کریں چونکہ دنیا کی اکثر کتابیں گم ہوگئی ہیں لہذا وہ مجموعہ کرنا ناممکن پس اللہ تعالیٰ نے تمام صداقتوں کا مجموعہ ایسی زبان میں جو ام الالسنہ ہے نازل فرمایا۔ اور سچ فرمایا فیہا کتب قیمہ

سوال ایک برہمو کہتا ہے کہ الہام ایکبار ہی کیوں نہ ہوا۔ باربار کیوں ہوتا ہے۔

جواب۔ اگر ایک مکان میں دس بیس آدمی جمع ہوں اور اللہ تعالیٰ کو یہ علم ہو

قرآن کریم پر لطیف نوٹ

(نمبر ہفتم)

سورۃ البقر رکوع (۳)

الذی جعل لکم الارض فراشًا و السماء بناءً وانزل من السماء ماءً فاخرج بہ من الثمرات رزقًا لکم فلا تجعلوا للہ اندادًا وانتم تعلمون

ترجمہ۔ وہ تمہارا مربی اور خالق وہی ہے جسنے تمہارے لئے گول زمین کو آرام گاہ بنایا اور آسمان کو قیام زمین کا باعث بنا دیا اور وہ چھت ہے۔ اور پھر اُس نے بادلوں سے پانی برسایا جسنے تمہارے خوردنی و نوشیدنی بلکہ پوشیدنی ضرورتوں کو پورا کیا۔ ہاں اوسی بارش نے تمہارے لئے گونا گون پھل نکالے پس ایسے مربی ومحسن کے ساتھ جو جامع جمیع صفات کاملہ اور ہر نقص سے منزہ ہے کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور اس بات کو تم خوب جانتے ہو کہ مستحق عبادت ایسا ہی محسن و مربی ہوتا ہے۔

اوپر کی آئت کی توضیح کرتے وقت اور سورۃ الفاتحہ سے تعلق ظاہر کرتے ہوئے میں نے تلخیص رکوع کے امر اول کو اللہ تعالیٰ کی صفات اربعہ یعنے ام الصفات کا ذکر کیا ہے۔ اب اس آیت میں الرب کی توضیح اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے یعنے یہی نہیں کہ تمکو پیدا کر دیا نہیں بلکہ پیدا کرنے کے بعد ربوبیت کے تقاضے سے اون امور تربیت کو ترتیب وار بیان کیا ہے۔ دیکھو اور غور کرو۔ کیا لطیف ترتیب ہے۔

پیدا ہونیکے بعد سلسلہ تربیت کیونکر چلتا ہی ذرا بلند نظری سے کام لو ایک بچہ کو پیدا ہوتے ہی جس چیز کی ضرورت پڑتی ہے وہ زمین ہے۔ اور اگر دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ اوسے گہوارہ کی ضرورت پڑتی ہے تو بھی بے جا نہیں

اللہ اللہ کلام قرآنی میں کیا نظام رکھا ہے ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو اون تمام مراتب و مدارج پر حاوی ہیں جو مطلوب ہیں الارض کا لفظ فرمایا۔

الارض کے معنے ہیں بہت زور سے چکر کھانیوالی۔ دوّار۔

دوسرے مقام پر الم نجعل الارض مہادا بھی فرمایا ہے۔ (میں نوٹ لکھتا ہوں نہ تفسیر اور نہ میں اپنے آپ میں فی الحال اسقدر قابلیت پاتا ہوں کہ اسقدر بلند پروازی کروں اللہ تعالیٰ چاہے تو سب کچھ ہو سکتا ہے نیت المومن خیر من عملہ اس لئے مجھے اختصار کو ملحوظ رکھنا پڑتا ہے اور دلی شوق چاہتا ہے کہ وسعت کے ساتھ بیان کرتا جا۔ (ایڈیٹر)

الارض کے لفظ میں جہاں اوس پہلی اور ابتدائی ضرورت کو بیان فرمایا جو تربیت بچہ کے مدارج کا پہلا زینہ ہے وہاں لوکان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافًا کثیرا کی صداقت کا رنگ بھی دکھایا۔

کدھر ہیں نئی روشنی کے نوجوان! کہاں ہیں مغربی فلسفہ اور سائنس کے پوجاری! جو حرکت الارض کے مسئلہ کے موجد کی تعریف میں گیت گایا کرتے ہیں وہ دیکھیں اور غور سے دیکھیں کہ الارض کے لفظ میں ہی حرکت الارض کا ثبوت اور پھر صورت حرکت الارض کا نمونہ موجود ہے کیا یہ سچ نہیں؟ کہ واقعی یہ کلام الٰہی ہی کا خاصہ ہے کہ وہ سائنٹفک امور میں بھی مختلف نہیں

قدم رکھنے اور قیام کے لئے تو ضرورت ہے زمین کی پھر اوسی زمین کو بچھونا بنایا فراشًا۔ عمدہ بستر۔ آرامگاہ۔ فراشًا کے لفظ میں اگر پھر وسعت زبان کی خوبیوں کو زیر نظر رکھ کر دیکھیں اور نئی روشنی کے جوان تو ضرور دیکھیں تو اونہیں بناوٹ زمین کا وہ مسئلہ بھی حل ہوتا ہؤا بہ آسانی نظر آئیگا جو اونکے مکرم جیالوجسٹوں نے طبقات الارض کی گہری اور لمبی تحقیقات کے بعد دریافت کیا ہے۔ کہ زمین ابتدا میں ایک گیس کی حالت میں تھی اوسکو مفصل طور پر تو الم نجعل الارض مہادا والجبال اوتادا میں بیان فرمایا جو اپنے موقع پر انشاء اللہ مشرح بیاں ہوگا مرکوز رکھتا ہے۔

اسکے بعد پھر الرب کی صفت کی اور توضیح فرمائی کہ ارض جو قیام انسان کا ذریعہ اول ہے اوسکی تربیت اور تکمیل بھی وہی صفت الرب کر رہی ہے لہذا اوسکے لیئے آسمان بطور بنیاد موجب استحکام بنا دیا ہے۔ علمی رنگ میں اگر میں اس امر کی فلاسفی بیان کرنی چاہوں تو یہ مختصر سا نوٹ اوسکا متحمل نہیں ہو سکتا لہذا چھوڑتا ہوں۔ ہاں اتنا کہتا ہوں کہ ذرا مشاہدہ قدرت اور عام صحیفہ فطرت کو دیکھ کر کہ آسمان کی ضرورت زمین اور اہل زمین کے لیئے کسقدر ہے؟

آسمان کی کیفیت | السماء کے لفظ پر اکثر ناواقف لوگوں نے جو عربی زبان کی وسعت سے ماہر نہیں دہوکا کھایا ہے اور اونہوں نے قرآن کریم کے منشاء کو غلط طور پر سمجھ کر یہ کہا ہے کہ گویا قرآن کسی متعسر الخلق۔ جلب اور کثیف مادہ کا نام سماء رکھتا ہے۔ حالانکہ ایسا ثابت نہیں بلکہ ہوا یا پانی کی طرح نرم مادہ قرار دیا ہے جنمیں ستارے تیرتے ہیں جیسے فرمایا کل فی فلکٍ یسبحون

اور یہ کہنا کہ آسمان نفس الامر میں کچھ بھی نہیں نرا خلا اور پول ہی پول ہے یہ بھی غلط اور محض غلط ہے۔ تجربہ صحیحہ اسکے خلاف ہے غبارہ باز کہہ سکتا ہے کہ وہ جتنی دور تک اوپر جاتا ہے اوسے کوئی ایسی جگہ کہیں نہیں ملتی جہاں کچھ بھی نہو اور ہمارے تجارب رویت بھی اس بات کی شہادت نہیں دیتے کہ کوئی پول مجرد کہیں نظر آئے۔ پھر ہم کیونکر استقرا مستمر

حکم کر سکتے ہیں کہ ان ہمہ فضاؤں سے آگے کوئی خالی مادہ بھی ہے غرض قرآن کریم نے آسمانوں کی سچی فلاسفی بیان فرمائی ہے۔ اس مضمون کو بہت ہی لطیف طور پر میرے مرشد و امام (صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ) سیدنا مرزا صاحب نے اپنی کتاب آئینہ کمالات میں بصفحہ ۱۴۸ بیان فرمایا ہے

یہاں والسماء بناءً میں السماء سے مراد عام آسمان ہے جسکے سات مختلف طبقے ہیں چونکہ قیام زمین کے لئے السماء کی ضرورت اسلئے اوسکے بعد ہی السماء کا ذکر فرمادیا۔ اور پھر دوسری ضرورت تربیت بچہ کے لئے پانی کی ہے اگر کہو کہ اول ضرورت تنفس کے لئے ہوا ہے تو گذارش ہے کہ اول ضرورۃ پانی کی ہے کیونکہ اسی سے انسان کی بناوٹ ہے اور ہر ایک زندہ کی زندگی اسی سے وابستہ ہے۔ وانزل من السماء ماءً سماء کے معنے بادل کے ہیں۔

پھر تیسری ضرورت یا تیسرا درجہ تربیت کا اشیاء خوردنی کا وجود ہے جو زمین سے اگتی ہیں اسلئے اس حقیقت کی بدولت اون کے پیدا ہونے کا ذکر فرمایا۔ کیا میرے بالغ خرد اور دقیقہ رس ناظرین اس مقام پر والسماء بناء کے معنوں میں پورا غور کرکے اوسکی صداقت کا لحاظ نکریں گے؟ دیکھو آسمان کیونکر قیام ارض کا موجب ثابت ہوتا ہے۔

یہاں تک الرّب کی فلاسفی اور صفت الرّب کے تقاضے اور پھر اونکی تکمیل اور تبلیغ تربیت کے مراح[illegible] کا ذکر فرماکر پھر اللہ تعالیٰ اوسی اعبدوا کے لفظ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

عاجز انسان پر اپنے یہ کرم و انعام جتاکر کہ اوسے خلق کیا پھر وہیں نہیں چھوڑا خلق کے بعد تبلیغ تربیت کا کفیل ہوا۔ اور مربی بنکر ہر ایک قسم کی ضرورتوں کو جو اسکے لئے ضروری تھیں پورا کیا خواہ وہ جسمانی ہوں خواہ روحانی۔

کیونکہ روحانی نظام میں بھی تربیت کا سلسلہ اسی اسلوب سے چلتا ہے۔ پھر ارض سے مراد قلب الانسان لیا جا سکتا ہے جیساکہ دوسرے مقام پر والارض وماطحٰھا کے الفاظ میں مذکور رکھا ہے اور پھر نزول ماء من السماء سے مراد وہ الہام الٰہی ہے جو روحانی پیاسوں کی سیری اور تسلی کا موجب ہوتا ہے الغرض یہ امر بتلاکر اور الرّب کے خواص جتلاکر پھر یاایھاالناس اعبدوا میں اعبدوا کے حکم کی دلیل کو کامل فرماتا ہے۔ اور ان مشاہدات قدرت کو یعنے زمین و آسمان اور نزول باران رحمت اور اخراج ثمرات کو پیش کرکے اپنی یگانگت کی دلیل بیان فرماتا ہے۔ یعنے بتلاؤ کہ کیا کوئی دوسری ہستی ایسی ہے جو ایسا کرسکے۔ پھر باوجود اُس علم کے جو تمہارے قوٰے میں مرکوز اور تمہاری فطرت میں مجبول ہے کہ واجب العبادت اور قابل پرستش ایسی ہی ہستی ہونی چاہیے جسکے صفات کاملہ اوپر بیان ہوئے پھر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھہ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

وانتم تعلمون میں اللہ کریم نے اوس وعدہ کا جو فطرت انسانی میں مجبول ہے اور جس کا واضح طور پر دوسرے مقام یعنے سورۃ اعراف میں عہد میثاق کے ضمن بالفاظ واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظھورھم الی الآیۃ ذکر ہے یاد دلایا ہے دیکھو اوس مقام پر بھی رب ہی کا ذکر ہے اور یہاں تعلمون اس لئے بھی فرمایا کہ تم مشاہدات قدرت کو اور اون نظائر کو جو تمہاری ہی تربیت کے لئے ضروری ہیں دیکھہ کر یہ علم پیدا کر سکتے ہو بلکہ ایک دنی الطبع انسان بھی سمجھہ سکتا ہے کہ وہ جامع جمیع صفات کاملہ محسن صرف ایک ہی ہے۔

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وانتم تعلمون کا لفظ کھلے کھلے طور پر بتلارہا ہے کہ شریک الٰہی بنانے کے لئے کوئی علمی دلیل نہیں ہو سکتی اور بعد علم تام انداد اللہ تجویز نہیں ہو سکتا یا یہ کہو کہ انداد اللہ تجویز کرنے والے سراسر نادان ہیں پس دیکھو ایک لفظ وانتم تعلمون میں اوس ضال فرقہ کا کیسا کھنڈن کیا ہے جو کہتے ہیں کہ ایک عاجز انسان خدا یا خدا کا بیٹا ہے اور پھر اللہ کریم کے ان الفاظ کی صداقت کیسی ثابت ہو رہی ہے کہ جب اون سے دلیل مانگتے ہیں کہتے ہیں "اسکی دلیل نہ ہم جانتے ہیں نہ ہمارا خدا" (دیکھو جنگ مقدس یعنے مباحثہ حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب سلمہ ربہ اور عبداللہ آتھم عیسائی۔ قول مارٹن کلارک قائمقام آتھم)

اور نہ صرف یہی بلکہ کوئی عیسائی کوئی علمی دلیل نہیں دے سکتا اور صاف انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسکی دلیل کوئی نہیں سبحان اللہ وبحمدہٖ۔ کیسا مرتب اور منظم کلام ہے کہ ایک ایک لفظ میں مذاہب باطلہ کی تردید کرتا جاتا ہے۔ اور اپنی دعاوی کا ثبوت کسقدر محکم دلائل سے دیتا ہے (بے انتہا درود ہو اوس کامل انسان پر جو دنیا کے لئے ایک رحمت لایا اللھم صلی علی محمد وآلہ واصحابہ اجمعین") چونکہ اعبدوا کا لفظ بالطبع اوس فرمان کو چاہتا ہے جو عبادت کی راہیں بتلائے اور پھر اوس اللہ کریم کی عبادت کی راہیں جو احد اور صمد ہے پس ضرور ہے۔ کہ وہ انزل من السماء ماءً کا مصداق ہونیسے ربانی کلام ہو اس لئے اوسکے ثبوت میں فرمایا وان کنتم فی ریب الی الآیۃ

(باقی آئندہ)

مکتوبات امام الزمان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - جو کچھ بطور رسم اور عادت کیا جاوے وہ کچھ چیز نہیں ہے اور نہ اوس سے کچھ مرحلہ طے ہو سکتا ہے سچا طریق اختیار کرنے سے گو طالب صادق آگ میں ڈالا جائے مگر جب اپنے مطلب کو پائیگا سچائے سے پائیگا راستباز آدمی نہ کچھ عزت سے کام رکھتا ہے نہ نام سے نہ ننگ سے نہ خلقت سے نہ اونکے لعن سے نہ اونکے طعن سے نہ اونکی مدح سے نہ اونکے ذم سے جب سچی طلب دامن گیر ہو جاتی ہے تو اوسکی یہی علامت ہے کہ غیر کا بیم اور امید بکلی دل سے اُٹھ جاتا ہے اور توحید کی کامل نشانی یہہ ہے کہ محب صادق کی نظر میں غیر کا وجود اور نمود کچھہ باقی نرہے وذالك فضل اللّٰه يؤتيه من يشاء - آپ اتباع طریقہ مسنونہ میں یہہ لحاظ بدرجہ غایت رکھیں کہ ہر ایک عمل رسم اور عادت کی آلودگی سے بکلی پاک ہو جائے اور دلی محبت کے پاک فوارہ سے جوش مارے - مثلاً درود شریف اس طور پر نہ پڑہیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کیطرح پڑہتے ہیں نہ اونکو جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسول مقبول کے لئے برکات الہی مانگتے ہیں - بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہہ مذہب قایم کرلینا چاہیے کہ رابطہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل تجویز نہ کرسکے کہ ابتداء زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد بشر گذرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تہا یا کوئی ایسا فرد آنیوالا ہے جو اس سے ترقی کرے گا - اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ جو کچھہ محبان صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مصائب اور شدائد اوٹھاتے رہے ہیں یا آئیندہ اوٹہا سکیں یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے وہ سب کچھ اوٹہانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوت واہمہ پیش نکر سکے کہ جسکی اطاعت سے دلمیں روک یا انقباض پیدا ہو اور کوئی ایسا مخلوق دلمیں جگہ نہ رکہتا ہو جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو اور جب یہہ مذہب قایم ہوگیا تو درود شریف جیسا کہ مینے زبانی بھی سمجھایا تھا اس غرض سے پڑہنا چاہئے کہ خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریم پر نازل کرے اور اوسکو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بناوے اور اوسکی اور اوسکی شان وشوکت اس عالم اور اوس عالم میں کرے یہہ دعاء حضور تام سے ہونی چاہیے جیسے کوئی اپنی مصیبت کیوقت حضور تام سے دعاء کرتا ہے بلکہ اوس سے بھی زیادہ تضرع اور التجا چاہیے اور کچھہ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہیے کہ اس سے مجھکو یہ ثواب ہوگا یا یہ درجہ ملیگا بلکہ خالص یہی مقصود چاہیے کہ برکات کاملہ الہیہ حضرت رسول مقبول پر نازل ہوں اور اوسکا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے اور اسی مطلب پر انعقاد ہمت چاہیے اور دن رات دوام توجہ چاہیے یہاں تک کہ کوئی مراد اپنے دلمیں اس سے زیادہ نہو پس جب اسطور پر یہ درود شریف پڑہا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلاشبہ اوسکے عجیب انوار صادر ہونگے اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ وبکا ساتھ شامل ہو اور یہانتک یہ توجہ رگ و ریشہ میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکسان ہو جاوے علیٰ ہذا القیاس نماز جسکے لئے خداوند کریم نے صدہا مرتبہ قرآن شریف میں تاکید فرمائی ہے اور اپنے تقرب کے لئے فرمایا ہے واستعينوا بالصبر والصلوٰة یہ بیجا رسم اور عادت کے پیرایہ میں کچھ چیز نہیں ہے اسمیں بھی ایسی صورت پیدا ہونی چاہیے کہ مصلی اپنی صلوٰۃ کی حالتیں ایک سچا دعاء کنندہ ہو سو نماز میں بالخصوص دعاء اهدنا الصراط المستقيم میں دلی آہ سے دلی تضرعات سے دلی خضوع سے دلی جوش سے حضرت احدیت کا فیض طلب کرنا چاہیئے اور اپنے تئیں ایک مصیبت زدہ اور عاجز اور لاچار سمجھکر اور حضرت احدیت کو قادر مطلق اور رحیم کریم یقین کرکے رابطہ محبت اور قرب کے لئے دعاء کرنی چاہیے اوس جناب میں خشک ہونٹوں کی دعاء قابل پذیرائی نہیں فیضان سماوی کے لئے سخت بیقراری اور جوش وگریہ وزاری شرط ہے اور نیز استعداد قریبہ پیدا کرنے کے لئے اپنے دلکو ماسوا اللہ کے شغل اور فکر سے بکلی خالی اور پاک کر لینا چاہیے کسی کا حسد اور حقد دلمیں نہ رہے بیداری بھی پاک باطنی کے ساتھ ہو اور خواب بھی - بے مغز باتیں سب فضول ہیں اور جو عمل روح کی روشنی سے نہیں وہ تاریکی اور ظلمت ہے - خذ والتوحید والتفرید والتجرید و موتوا قبل ان تموتوا - ۵ / اپریل ۱۸۸۳ء مطابق ۲۷ / جمادی الثانی ۱۳۰۰ھ

برادرم محمد حسین صاحب راولپنڈی سے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ کی صاحبزادی کے انتقال کی مندرجہ ذیل تاریخ بغرض اشاعت بھیجتے ہیں - (ایڈیٹر)

تاریخ وفات دختر حضرت حکیم نورالدین مولانا یہ ہے

آن اُمامہ کہ بود پاک سرشت + عفت آثار بنت مولانا

ہائے افسوس و صد ہزار دریغ + کرد رحلت ازین جہان فنا

نی البدیہہ چنین بگفت حسین + سال فوتش چنو غفر لہا

۱۳۱۶

وعظ

جو مولانا مولوی نور الدین صاحب نے ۱۲ ستمبر ۱۸۹۸ء کو بعد عصر اپنے گھر میں کہا اوسکے بعض بعض حصّہ کا اظہار میں امید کرتا ہوں کہ میرے ناظرین اس وعظ کو اپنے گھروں میں سنا کر اپنے اوس فرض سے سبکدوش ہوں گے جو یاایھا الذین امنوقوا انفسکم واھلیکم نارا کے رو سے اُنپر ہے اور الحکم کے پڑھنے سُننے والی نیک بی بیاں کوشش کرینگی کہ اللہ تعالیٰ اُنکو اون باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے جو اس وعظ میں بیان کی گئی ہے۔

(ایڈیٹر)

اشھد ان لاالٰہ الااللہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ

امابعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون۔ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔

ترجمہ۔ اور ضرور ضرور ہم انعام دینگے تمکو بدلہ میں تھوڑے خوف۔ اور بھوکھ اور کمی میں مالوں اور جانوں اور پھلوں کے کیا معنے اگر تم ذرا سا بھی اللہ تعالیٰ سے خوف کرو۔ اور اس کی رضا جوئی کے لئے کسی خوف کی برداشت کرلو۔ اور اللہ کی راہ میں روزہ وغیرہ بھوک کو اختیار کرو۔ اموال اور جانوں اور پھلوں کو اسکی راہ میں دیدو۔ یا کھو بیٹھو۔ اور خوشی کی خبر سنادو ان مستقل مزاجوں کو جو سُکھ اور دُکھ دونوں میں اللہ تعالیٰ کو نہیں چھوڑتے بلکہ ثابت کر دکھاتے ہیں کہ ہم اللہ کے اور اُسی کی طرف ہمارا جانا ہے۔ ایسے لوگ اُنکے لئے شاباش ہے اور رحمت وہی راہ راست پر ہیں۔ صبر کا نتیجہ دیکھہ صفا و مروہ پر کہ کیسے مقام پر ہاجرہ نے رہنا اختیار کر لیا جو بے کھیت کا ملک ہے پھر صبر کے بدلہ اللہ تعالیٰ نے اوس کی اولاد کو کیسا سُکھہ دیا۔

میں نے تمہیں یہ چند آیتیں جو قرآن کریم کی سنائی ہیں انہیں اللہ تعالےٰ نے چند ایک نصیحتیں اپنے بندوں کو فرمائی ہیں جنمیں سے ایک صبر بھی ہے صبر کے نتیجے اللہ تعالےٰ اپنے بندونکو کس طرح اور کیونکر دیتا ہے اسکی بہت سی مثالیں ہیں۔ جنکو اگر مفصل بیان کیا جاوے تو بیان بہت لمبا ہو جاتا ہے مگر میں تمہیں بتلائے بغیر بھی نہیں رہ سکتا۔ شاید تم میں کوئی نیک بی بی ہو جو اوس پر محض اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے عمل کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت تھی جسکا خاوند زمینداری کرتا تھا اونکا لڑکا بیمار تھا ایک روز خاوند باہر کام پر گیا اور پیچھے سے لڑکا فوت ہوگیا اوسکی بیوی نے لڑکے کو ایک چار پائی پر ایک کونے میں لٹا دیا اور آپ خوب عمدہ لباس پہن کر خاوند کے آنیسے پیشتر عمدہ کھانا طیار کرکے شاداں و فرحاں بیٹھ رہی جب خاوند آیا تو اوسنے لڑکے کا حال دریافت کیا عورت نے جواب دیا اوسنے آج آرام کیا ہے خاوند نے سمجھا کہ ٹھیک کہتی ہے جبھی تو اوس نے عمدہ لباس پہنا ہے غرض دونوں نے کھانا کھایا اور ہر طرح سے لطف اٹھایا جب کھانا کہاکر اور جماع سے بھی فارغ ہو چکے تو عورت نے خاوند سے پوچھا ہمارے پاس کسی شخص کی امانت کچھہ روز رہے پھر وہ صاحب امانت اپنی امانت مانگا چاہے تو ہمکو بخوشی وہ امانت دیدینا چاہیے یا نہیں خاوند نے کہا کہ امانت والے کو دینا چاہیے پس عورت نے کہا کہ بچہ بھی امانت کے طور پر ہمارے پاس تھا صاحب امانت نے اسے لے لیا پھر خاوند ترساں و ہراساں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سارا ماجرا بیان کیا حضور نے فرمایا کہ اس صبر کے معاوضہ میں جو تیری بیوی نے کیا اللہ تعالیٰ نے اونکو سات یا نو بچے دئے جو سب کے سب قاری ہوئے ایک شخص بیان کرتا ہے کہ مینے اُن سبکو دیکھا ہے۔

دیکھو کسقدر بدلہ عظیم اللہ تعالیٰ نے ایک صبر کرنے پر دیا۔ سنو؟ عورتوں میں دستور ہے کہ جب دو چار مل کر بیٹھتی ہیں تو غیبت۔ بدگوئی۔ گلہ اور طرح طرح کی شرارتیں کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب عورتیں آپکی مرید ہونے کو آتی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا سورۃ ممتحنہ پارہ ۲۸- یاایھا النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علیٰ ان لا یشرکن باللہ - الی الاٰیۃ یعنے اے محمدؐ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تیرے پاس مومن عورتیں اس غرض کیواسطے آویں کہ وہ تجھہ سے بیعت کریں پس اون سے یہ اقرار لیکر بیعت کر کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھہ کسی کو شریک نکرو۔ یعنے کوئی منّت اور نذر غیر اللہ کی نہ مانیں اور نہ غیر اللہ سے مرادیں مانگیں چوری نکریں۔ زنا نکریں ہاتھہ کا زنا۔ کان کا زنا۔ ناک کا آنکھہ کا اور وہ زنا تو بدرجہ اولیٰ نکریں

جیسے عام زنا یا بدکاری کہتے ہیں اپنی اولاد کو قتل نکریں اولاد کو قتل کرنے کی کئی راہیں ہیں اول تو اوسوقت کئی عورتیں اپنی لڑکیوں کو جب وہ پیدا ہوتی تھیں مار ڈالتی تھیں - چنانچہ اب بھی میں دیکھتا ہوں کہ ایسا ہوتا ہے دوئم اولاد ہونے کے بعد ایسی دوا کھاتی ہیں کہ جو مانع حمل ہو تیسرا حمل کا گرا دینا چہارم اگر لڑکیاں بیمار ہو جاویں تو اونکا علاج نکرنا اور یہہ کہنا کہ انکو موت کھاں آتی ہے - پھر بہتان باندہنے سے باز آؤ - بہتان وہ عیب کی بات ہے کہ جو کسی شخص میں نہ ہو اور اوس پر وہ عیب لگایا جاوے وہ بہتان جو تم اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے بنائی ہو - اور بھلے کاموں میں تیری نا فرمانی نہ کریں - پھر ایسی عورتوں کے واسطے مغفرت مانگ - پس ہر ایک عورت کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرید ہونا چاہتی ہے یا اپنے آپ کو مرید سمجھتی ہے یعنے مسلمان کھلاتی ہے ضروری ہے کہ وہ ان بری باتوں کو چھوڑ دے ورنہ وہ نام کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار میں شامل ہوکر خدا تعالے کے فضل و کرم سے حصہ نہیں لے سکتی -

غور کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قرآن کریم کے پہونچانے میں کتنی کتنی مصبتیں بھی آئیں آخر حضور نے اسکو پہونچایا - مگر میں دیکھتا ہوں کہ تم میں سے کوئی بھی ایسی نہیں جسنے صرف خدا تعالی کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے سارے قرآن کو ایکبار بھی سمجھ کر پڑہا ہو یا سنا ہو - ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی جسکو کافروں نے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے مگر اوسنے انکار کیا اس پر اون شریروں نے اوس کی شرمگاہ میں برچھی مارکر گلے سے نکالی اوسکا خاوند دیکھتا تھا اوسے کہا تو بھی گالی دے ورنہ تیرا بھی ایسا ہی حال ہوگا چنانچہ اوس نے بھی انکار کیا اور اونہوں نے اوسکی ایک ٹانگ ایک اونٹ سے اور دوسری دوسرے سے باندہ کر اون کو الگ الگ چلا دیا اور اوسکو اسطرح پر پھڑوا کر مروا ڈالا -

دیکھو وہ کیسے مبارک لوگ تھے اس قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر کیا کیا تکلیفیں برداشت کیں - اگر تمہارے کسی پیارے شخص کی کوئی چٹھی آوے تو جب تک تم اوسے پڑہ یا پڑہا نہ لو تمہیں چین نہیں آتا - قرآن اللہ تعالی کی چٹھی اور پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان شخص لانیوالا مگر اوسکی کچھ پرواہ نہیں کی جاتی -

پیاریو اللہ تعالی بڑا نکتہ گیر اور نکتہ نواز ہے ہر وقت اوس سے ڈرنا چاہئے - میں تمہیں ایک آپ بیتی کھانی سناتا ہوں شاید تم میں سے کوئی نیک بی بی نصیحت پکڑے میری والدہ صاحبہ نے ۸۰ برس تک قرآن پڑہایا اور اونکے ہم نو بچہ تھے - ہمارے ہاں ایک بڑا مال و اسباب اور کتب خانہ بھی تھا - جن دنوں روس اور روم کی لڑائی ہو رہی تھی میںنے اپنی والدہ سے ایک روز کہا کہ اچھا ہو اگر تم اپنا ایک بچہ اسوقت قربان کردو اور اسے مسلمانوں کی مدد کے لئے لڑائی میں بھیجدو - خواہ میں ہی کیوں نہ ہو میری والدہ نے کہا کہ این ! میرے جیتے جی !تم مجھ سے الگ ہو جاؤ نہیں ہو سکتا اوس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ سب اولادیں بجز میرے اونکی زندگی میں فوت ہو گئیں ایک روز میں اوس کتب خانہ کے مکان میں لیٹا ہوا تھا جب کہ وہ بالکل خالی پڑا تھا میری والدہ صاحبہ وہاں آئیں - اور اونہوں نے اوس حالت کو دیکھکر بہت بلند آواز سے کہا کہ انا للہ و انا الیہ راجعون میںنے کہا کہ اماں یہ آواز کی بلندی بے صبری سے معلوم ہوتی ہے - مجھے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے مرنے پر شائد میں ہی نہ پاس ہونگا یا اسی کے قریب الفاظ ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا جب اونکا انتقال ہوا - تو میں کہیں دور تھا غرض اللہ تعالی بڑا ہی بے نیاز اور نکتہ نواز ہے تم اپنے الفاظ سمجھکر خدا سے ڈر کر موتہہ سے نکالا کرو -

پھر میں دیکھتا ہوں کہ عورتیں اللہ تعالی کے احکام کی بالکل پرواہ نہیں کرتیں اور اپنے رسومات کی ایسی پابند ہیں جسکی کچھہ حد نہیں ہے ہمارے پڑوس میں ایک عورت کے گھر میں بچہ پیدا ہوا ہے میرا دل اس بات کو دیکھہ کر حیران ہوتا ہے کہ اوس نے اپنی کسی منت کیواسطے قبل از تولد اور عین تولد پر تو بکرے ذبح کردے مگر جو امر مسنون اور ساتویں دن عقیقہ کرنیکا حکم تھا اوسکے واسطے اوسکے پاس خرچ نہیں کبھی اوس لڑکے کا باپ آویگا تو شائد کریگا ایک اور عورت ہمارے پڑوس میں رہتی ہے کہ جو اپنی اولاد کو ایسی ایسے خطرناک الفاظ سے پکارتی ہے کہ اگر اسکے ساتھ اللہ تعالی کے فرشتہ آمین کہنے میں شامل ہوویں اور آمین کہدیں اور اوسکی وہ بددعا قبول ہو جاوے تو شائد اللہ تعالی پر اوسے کتنی بڑی بدظنی اور ناراضی ہو - آیات میں جو میںنے پڑہ کر سنائیں ہیں اللہ تعالی ایک خاص صابر آدمی کا ذکر فرماتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک بیوی تھی جسکا نام ہاجرہ تھا اور وہ شاہ مصر کی لڑکی تھی اوسکے باپ نے اوسے بہت بڑی دولت اور مال دیکر بیاہ دیا تھا وہ چھوٹی عمر کی تھیں اور اونکو حمل ہوگیا جب حمل ہوگیا تو حضرت ابراہیم کی پہلی

بیوی نے اوسے گھر سے نکال دیا۔ اور اوسکا سارا مال رکھ لیا پھر اللہ تعالیٰ نے اوسے حکم دیا کہ خواہ وہ کچھ کہے تم اوسکے گھر چلی جاؤ۔ پس وہ چلی گئی جب لڑکا تولد ہوا تو پہلی بیوی نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ جنے تم سے اقرار لیا ہوا ہے۔ کہ جو میں کہوں اوسے تم پورا کرو۔ پس ان ماں بیٹے کو ایسے جنگل میں چھوڑ آؤ جہاں نہ دانہ ہو نہ پانی ہو نہ سبزی وہ اوسے ایک جنگل میں پہونچانے کیواسطے لے گئے جب وہاں چھوڑا تو ہاجرہ نے پوچھا تم یہاں ہمکو کس کے حکم سے چھوڑ چلے ہو حضرت ابراہیم نے کہا اللہ کے حکم سے ہاجرہ بولی اب جاؤ اب ہم تمہاری کچھ پرواہ نہیں کرتے تھوڑا سا پانی اونکے پاس تھا جب وہ خرچ ہوگیا تو بچے کو پیاس لگی۔ ماں کا دودھ خود پیاس کے سبب سے خشک ہوگیا تھا پس بچہ شدت بھوک پیاس سے زمین پر ایڑیاں مارنے لگا۔ گویا بھوک پیاس سے اب اوسکی جان نکلتی ہے۔ اوسکی والدہ نے بڑے صبر سے کام لیا۔ پھر وہ ایک پہاڑی پر گئیں جس کا نام صفا ہے حاجی لوگ اوس جگہ کو خوب جانتے ہیں اور لگی پہاڑیوں پر ادہر اُدہر دوڑنے کہ شاید کوئی بستی یا گاؤں نظر آوے مگر جب نامید ہوکر واپس آئیں تو دیکھا کہ بچے کے پاؤں کے نیچے سے آب زمزم جاری ہے پھر وہاں ایک قافلہ آیا اوسنے کہا کہ اگر کہو تو یہاں ایک سرائے بنالیں اونہوں نے کہا کہ پانی کی سرداری میری رہی پس اللہ تعالیٰ نے اوس مقام پر اوس مقدس شہر کو آباد کیا جسکا نام مکہ ہے اور جہاں آج ساری دنیا کے مسلمان حج کو جاتے ہیں۔

دیکھو یہ سب کچھ صبر ہی کا نتیجہ تھا سنو جس گھر میں کوئی معیبت یا تکلیف آتی ہے اللہ تعالیٰ وہاں اپنے فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ جو کچھ گھر والے کہیں تم ساتھ آمین کہو پس جو عورت بے صبری سے کلمات زبان پر لاتی ہے اگر اوسکے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فرشتے آمین کہدیں اور وہ دعا منظور خدا ہو جاوے تو اوس عورت کا کیا حال ہو۔ ایسی بے صبریوں میں کوئی آنکھیں کھو بیٹھتی ہے کوئی ہاضمہ بگاڑ لیتی ہے۔ کسی کا سر خراب ہو جاتا ہے غرض طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں پس بڑے صبر سے کام لو۔ کاش میری بیویاں بھی میرے کہنے پر تمامہ عمل کرتیں تو میں اونکو اوس سے کہیں زیادہ محبت کرتا جو اب کرتا ہوں۔

پھر میں دیکھتا ہوں کہ انسان جس دنیا اور مال و اولاد کی خاطر ایسی ایسی تکلیفیں اٹھاتا ہے انمیں سے کوئی ایک بھی اوسکی مصائب میں حصہ نہیں لے سکتا۔ ذرا پیٹ میں درد ہو تو اوسکے بٹانیوالا کوئی نہیں۔ غور کرو مجھے حضرت مرزا صاحب نہایت ہی پیارے ہیں۔ جنے ملک۔ وطن۔ نوکریاں۔ زمین۔ ہر قسم کے ذرائع تحصیل مال و منال۔ انکے حضور خاص رہنے کی خاطر چھوڑیں ہیں۔ اگر کہیں جاتا بھی ہوں تو صرف انکے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ اور بھی یہاں تک مجھے وہ پیارے ہیں کہ اگر میرے پچاس بیٹے ہوں تو میں اونکو ایک بیٹے پر اون پچاس کو قربان کردوں لاکن غور کرو جب مجھے کوئی دکھ درد۔ تکلیف پہونچتی ہے۔ وہ بھی۔ بجز رضاء الٰہی کے ہرگز ہرگز۔ میری دکھ درد۔ کا حصہ نہیں لے سکتے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگو اور صبر اور استقلال سے کام لو۔ اوسکی رضاء پر راضی ہو جاؤ۔ اور قرآن کریم پر عمل کرو۔

اللہ تعالیٰ مجھکو اور تم کو قرآن کریم پر عمل کرنے کی توفیق دے اگر کوئی مجھ پر کسی ایسے کلمہ سے جسکے ساتھ اوسکی دل آزاری ہوئی ہو ناراض ہوئی ہو تو وہ معاف کرے کیونکہ میں نے صرف درد دل اور اللہ تعالےٰ کے احکام پہونچانے کی خاطر سچی ہمدردی سے یہ باتیں کہی ہیں۔

ڈومسٹیک

میں بڑی خوشی ظاہر کرتا ہوں کہ میرے مکرم دوست بابو محمد افضل صاحب کلرک ممباسہ (افریقہ) کے برے گھر میں بتاریخ ۱۲ اگست ۱۸۹۸ء بیٹا پیدا ہوا خدا تعالیٰ مولود مسعود کو دینی اور دنیوی برکتوں سے بہرہ مند کرے۔ آمین

مجھے شملہ سے مسرت افزا خبر ملی ہے کہ میرے مخدوم منشی نبی بخش صاحب کما زیٹر کے ہاں بھی فرزند تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو اپنے دین کا سچا خادم بنادے اور اوسے دینی اور دنیوی برکتوں سے بہرہ اندوز کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو کر عمر طبعی تک پہونچے۔ آمین

میں اس امر کو بھی خوشی کے ساتھ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ منشی صاحب نے الحکم کی تحریر پر توجہ فرماکر اس مبارک تقریب پر عہ روپیہ بغرض عقیقہ مسنونہ حضرت اقدس کی خدمت میں روانہ فرمائے ہیں میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین اس مبارک امر کیطرف بہت توجہ کریں گے۔

(ایڈیٹر)

بچوں کا صفحہ

(کہانیوں کے پیرایہ میں دینی تعلیم)

میرے مخدوم و امام زادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ الاحد نے بہ تسلسل گفتگو فرمایا کہ حضرت اقدس سیدنا امام الزمان سلمہ الرحمان کبھی کبھی گھر میں وعظ فرمایا کرتے ہیں خصوصًا سردیوں میں تو ہر روز۔ اس لئے میں بچوں کے صفحہ کے لئے حضرت اقدس کی باتوں میں سے جو مجھے یاد رہا کریں گی اخبار الحکم کے لئے لکھوا دیا کرونگا تاکہ مسلمانوں کے بچے اونسے فائدہ اٹھاویں۔

اللہ تعالیٰ اس نونہال کی عمر میں برکت دے اور اوسے اپنے برکات و افضال کا مورد بناوے اور انکو حسب وعدہ توفیق دے کہ وہ اپنے اس نیک ارادہ میں کامیاب ہوں میرے ناظرین بھی صاحبزادہ صاحب کے لئے دعا کریں جنکے طفیل اونکو اور اونکے بچوں کو یہ نعمت عظمیٰ ملے گی۔ (ایڈیٹر)

گنجے اور اندھے کی کہانی

ایک گنجا اور ایک اندھا تھا۔ خدا کا فرشتہ متشکل ہوکر گنجہ کے پاس آیا۔ اور اوس سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے تو گنجے نے کہا میرے سر کے بال ہوجاویں اور مال دولت ہوجاوے چنانچہ فرشتہ نے گنجے کے سر پر ہاتھ پھیرا تو خدا کی قدرت سے اوسکے سر پر بال بھی نکل آئے اور مال دولت نوکر چاکر بھی مل گئے۔ پھر اندھے کے پاس آیا۔ اور اوس سے پوچھا تو کیا چاہتا ہے؟ اندھے نے کہا کہ میری آنکھیں روشن ہوجاویں تو میں شکر سے کھاتا نہ پھروں اور روپیہ پیسہ مجھے مل جاوے تو کسی کا محتاج نہ رہوں فرشتہ نے اوسکی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ روشن ہوگئیں اور مال دولت بھی مل گیا۔

پھر وہی فرشتہ خدا تعالیٰ کے حکم سے اندھے اور گنجے کی آزمائش کو ایک فقیر کے بھیس میں آیا۔ اور گنجے کے پاس جاکر سوال کیا۔ گنجے نے ترشروئی سے جواب دیا اور جھڑک دیا اور کہا کہ چل تیرے جیسے بہت فقیر پھرتے ہیں فرشتہ نے اوسکو سر پر ہاتھ پھیر دیا اور پھر وہ گنجے کا گنجہ ہی ہوگیا اور سب مال و دولت جاتا رہا اور پھر ویسا ہی تنگ حال ہوگیا پھر وہی فرشتہ فقیر کی شکل میں اندھے کے پاس آیا جواب بڑا دولتمند اور بینا ہوگیا تھا اور سوال کیا اوسنے کہا کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی نے دیا ہے اور اوسکا مال ہے تم لے لو۔ اس پر پھر اللہ تعالیٰ نے اندھے کو اور بھی مال دولت دیا۔

نتیجہ

پس اے عزیز بچو تم یہی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر کرو اور اوسکی قدر کرو۔ اور سوالی کو جھڑکی ندو۔ خیرات کرنا اچھی بات ہے اور سوالی کو دینا چاہیئے۔ اس سے خدا خوش ہوتا ہے اور نعمت زیادہ کرتا ہے۔

ایک بزرگ اور چور کی کہانی

"اللہ پر بھروسہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو"

حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ الاحد نے فرمایا کہ جناب امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۵ ستمبر ۱۸۹۸ء کو بعد نماز عصر میری درخواست پر مجھے مندرجہ ذیل کہانی سنائی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرنا اور سچا تقویٰ انسان کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ خود اوسکا کفیل ہوجاتا ہے اور ایسے طور پر اسکی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے کہ کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی چنانچہ حضرت نے (یعنے حضرت قبلہ ام) نے فرمایا کہ

ایک بزرگ کہیں سفر میں جارہے تھے اور ایک جنگل میں اونکا گذر ہوا۔ جہاں ایک چور رہتا تھا جو ہر آنے جانے والے مسافر کو لوٹ لیا کرتا تھا اپنی عادت کے موافق اوس بزرگ کو بھی لوٹنے لگا۔ بزرگ موصوف نے اوسے فرمایا کہ وفی السماء رزقکم وما توعدون۔ تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے تم خدا پر بھروسہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔ چوری چھوڑ دو خدا تعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کردیگا۔ چور کے دل پر اثر ہوا اوسنے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا اور اونکی بات پر عمل کیا یہانتک کہ سونے چاندی کے برتنوں میں اوسے عمدہ عمدہ قسم کے کھانے ملنے لگے وہ کھانے کھاکر برتنوں کو اپنی جھونپڑی کے باہر پھینک دیتا۔ اتفاقًا پھر وہی بزرگ کبھی ادھر سے گذرے۔ تو اوس چور نے جو اب بڑا نیک بخت اور متقی ہوگیا تھا اوس بزرگ سے ساری کیفیت بیان کی اور کہا کہ مجھے کوئی اور آئت بتلاؤ۔ تو بزرگ موصوف نے فرمایا کہ "فورب السماء والارض انہ لحق" یہ پاک الفاظ سنکر اوسپر ایسا اثر ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال کا خیال کرکے تڑپ اٹھا اور اوسی میں جان دیدی"

بچو! تم نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے سے کیا کیا نعمتیں ملتی ہیں اور تقویٰ اختیار کرنے سے کیسی دولت نصیب ہوتی ہے۔ دیکھو وہ خدا تعالیٰ جو زمین اور آسمان کے رہنے والوں کی پرورش کرتا ہے کیا اوسکے ہونے میں کوئی شک ہوسکتا ہے؟ وہ پاک اور سچا خدا ہی ہے جو ہم تم سبکو پالتا پوستا ہے۔ پس خدا ہی سے ڈرو۔ اوسی پر بھروسہ کرو۔ اور نیک بختی اختیار کرو۔

فٹ نوٹ۔ مجھے معلوم ہے کہ پچھلے قحط کے دنوں میں میرے مخدوم و امام (صلوٰۃ اللہ وسلامہ) کو اپنی جماعت کیطرف خیال تھا کہ اسمیں بہت عیال دار اکثر غریب ہیں انکو بڑی مشکلات پیش آئیں گی جس پر حضور کو الہام ہوا۔ فورب السماء والارض انہ لحق۔ میرے بالغ خرد ناظرین اس سے استنباط کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر سچا بھروسہ ہر مصیبت میں راحت دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی ذات پر سچا ایمان تربیت کامل کا ذریعہ بنتا ہے۔ (ایڈیٹر)

حباب حیات

جناب مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ کی نیک اختر کے انتقال پر یوں تو بہت سے تعزیت نامے اٹے اور آرہے ہیں مگر جو تعزیت نامہ میرے محسن و مخدوم مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے لکھا ہے وہ اس قابل ہے کہ اوسے اخبار میں چھاپدیا جاوے اس لئے ذیل میں اوسے بلاکم وکاست شائع کرتا ہوں ناظرین پڑھکر حیات مستعار کی کیفیت پر غور کریں۔ (ایڈیٹر)

انا للہ وانا الیہ راجعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

مولانا المکرم حضرت حکیم الامہ جناب حکیم نورالدین صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکھا رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ ۔ دنیا کا ماحصل میرے لئے کیا ہے اور نہیں ہوں میں اور دنیا مگر مانند ایک مسافر سوار کی کہ سایہ میں آرام کیا اوس نے پھر وہ اوس درخت کو چھوڑ کر چلا گیا روایت کیا اوسکو احمد ترمزی اور ابن ماجہ نے ۔ ؎ واین چمن کہ بہار و خزان ہم آغوش است ۔ زمانہ جام بدست جنازہ بردوش است۔ یہ ہیچمدان دربارہ تعزیت دختر نیک اختر جناب والا کے کیا عرض کرسکتا ہے کہ حکمت بلقمان اموختن ہے مگر ہاں جسطرح پر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ سے قرآن مجید کا سننا پسند فرماتے تھے اسی طرح پر آپکی جناب میں دو آیتیں قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم انما مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یاکل الناس والانعام حتی اذا اخذت الارض زخرفھا وازینت وظن اھلھا انھم قادرون علیھا اتاھا امرنا لیلا او نھارا فجعلناھا حصیدا کان لم تغن بالامس کذلک نفصل الایات لقوم یتفکرون ۔ دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسا کہ (بیان ہوتا ہے) ہمنے پانی اوتارا آسمان سے پھر بسبب اوس پانی کے زمین کا سبزہ مل نکلا جسکو کھاتے ہیں آدمی اور چوپاے (بڑھتا رہا) یہاں تک کہ جب پکڑا زمین نے اپنی رونق اور بہت گوادر گمان کیا اہل اوسکے نے کہ ہم قابو اور قدرت رکھنے والے ہیں اُس پر پہونچا اسکو حکم ہمارا رات کو یا دن کو پس کرڈالا ہمنے اوسکو کٹا ہوا ڈھیر گویا کہ کل یہاں کچھہ زمین تھی ہی نہیں اسی طرح پر ہم اپنی آیات کی تفصیل کرتے اوس قوم کے جو دھیان اور فکر کرتی ہے ۔ سباق اور سیاق آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مثل اون باغیوں کے حق میں ہی جو دنیاوی فریبوں میں مغرور ہوکر اپنے ربّ اور مولای حقیقی سے دور و مہجور ہو جاتے ہیں کما قال اللہ تعالیٰ فی سباقہا انما بغیکم علیٰ انفسکم متاع الحیوۃ الدنیا سوائے اسکے نہیں کہ تمہاری شرارت اور بغاوت کا وبال و نکال تمہارے ہی نفسوں پر ہے برت لو مثل متاع دنیا کی فنعوذ باللہ من ان نکون مصداق ھذا المثل بل نرجو من اللہ ان نکون مصداق سیاق الا اعنی للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ ولا یرھق وجوھھم قتر ولا ذلۃ اولئک اصحاب الجنۃ ھم فیھا خالدون واسطے اون لوگوں کے جنہوں نے نیکیاں کیں بدلہ نیک ہے اور مزید بخشش ہے اور نہ چڑھیگی اونکے موںہوں پر سیاہی اور نہ رسوائی وہ لوگ جنت والے ہیں وہ اوسمیں ہمیشہ رہا کرینگی ۔ آیت دوم شم اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و بشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون ۔ اور خوش خبری دی تو اون صبر کرنے والونکو کہ جب پہونچتی ہے اونکو کوئی مصیبت کہتے ہیں وہ کہ تحقیق ہم اللہ کا مال ہیں اور تحقیق ہم اسکی طرف پھر جانیوالے ہیں یہی لوگ ہیں کہ اون پر رحمتیں نازل ہوتی ہیں انکے رب کی طرف سے اور بڑی رحمت اترتی ہے اور وہی لوگ ہیں راہ پر ۔ اس آیت میں صلوات اور رحمۃ کو جمع کیا گیا ہے باوجودیکہ صلوٰۃ جب اللہ کیطرف منسوب ہوتی ہے تو اوس سے ہی رحمت ہی مراد ہوتی ہے اندریںصورت تکرار لازم آتا ہے وہ غیر مناسب بفصاحۃ القرآن مگر کہا جاوے کہ لفظ رحمت کا لفظ صلوات کی تاکید کے واسطے ہے تو لفظ مفرد کا لفظ جمع کی تاکید کے لئے آنا ہی غیر مناسب ہے علاوہ یہ کہ التاسیس خیر من التاکید مسئلہ مسلمہ ہے پس مناسب ہے کہ لفظ صلوات سے وہ رحمتیں مراد ہوں جو متعلق آخرت کے ہیں کہ وہ کثیر ہیں اور صیغہ جمع کا اوسکے مناسب ہے اور لفظ رحمۃ سے مفرد ہے اور مُنَوَّنْ بہ تنوین تعظیمی مراد وہ رحمت عظیمہ ہو جو دنیا ہے میں بطور نعم البدل کے ایسے صابروں کو مرحمت ہوتی ہے کیونکہ ایسے صابروں کی جنت دنیا ہی سے شروع ہو جاتی ہے کما قال اللہ تعالیٰ ولمن خاف مقام ربہ جنتان مگر چونکہ بہ نسبت آخرت کے بسبب ضیق مقام دنیا کے رحمت قلیل ہے لہذا بصیغہ مفرد ارشاد فرمایا گیا چونکہ جناب والا افضل الصابرین ہیں لہذا دعا و رجا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکو اس مصیبت کا نعم البدل اور رحمت عظیمہ اسی دنیا میں عنایت فرماوے اور آخرت میں حسب الوعدہ خود اپنی صلوات کثیرہ کے ساتھ آپ سے پیش آوے آمین ثم آمین آگے عرض ہے اس دار ناپائدار کا حال کون نہیں جانتا ؎ آدم کہاں حوا کہاں مریم کہاں عیسیٰ کہاں ہارون اور موسیٰ کہاں اس بات کا ہے سبکو غم ۔ چند اشعار عبرت انضمام شاعر ماہر عمر خیام سے اس جگہ پر نقل کئے جاتے ہیں ۔

نظم عمر خیام

دوش باعقل در سخن بودم کشف شد بر دلم مثالے چند

گفتم اے مایۂ ہمہ دانش دارم الحق بتو سوالے چند

چیست ایں زندگانئ دنیا گفت خوابے است یا خیالے چند

گفتم از وے چہ حاصل است بگو گفت دردِ سر و وبالے چند

گفتم ایں نفس کے شود رام گفت چوں یافت گوشمالے چند

گفتم اہل ستم چہ طائفہ اند گفت گرگ و سگ و شغالے چند

گفتم ایں بحث اہل دنیا چیست گفت بیہودہ قیل و قالے چند

گفتم اہل زمانہ در چہ فن اند گفت در بند جمع مالے چند

گفتمش چیست کدخدائے گفت ساعتے عیش و غصہ سالے چند

گفتم اورا مثال دنیا چیست گفت زالے کشیدہ خالے چند

گفتمش چیست گفتہائے خیام گفت پندیست عاسلے چند

مورخہ ۵ ستمبر ۱۸۹۸ء

محمد احسن از امروہہ شاہ علی سرائے ضلع مرادآباد

اپنے ناظرین سے دو باتیں

میں اپنے معزز ناظرین کی توجہ مندرجہ ذیل سطور کی طرف مبذول کرانی چاہتا ہوں مجھے امید ہے کہ وہ پوری توجہ کر اوسے پڑھیں گے اور نہایت شوق اور دلی جوش کے ساتھہ اوس پر عمل درآمد کے لئے قدم اُٹھائیں گے۔

الحکم کو جاری ہوئے پہلا سال ختم ہونے کو ہے اس عرصہ میں جو خدمت اوس نے مشن کی کی اوسکا بتلانا میرا کام اور فرض نہیں اور نہ میں اوسے کسی شمار میں سمجھتا ہوں۔ ہاں اتنا کہونگا کہ بہرحال ایک فرض عظیم میں سے کچھ حصہ اوس نے لیا اور ادا کیا۔ الحمد للہ مجھے اس امر کی بھی کوئی ایسی شکایت نہیں کہ میرے بالغ خرد ناظرین نہیں نہیں۔ پرجوش قدردان نے اپنے اوس فرض کو جو الحکم کی طرف سے اوسکی توسیع اشاعت یا ادائے چندہ کی صورت میں تہا ادا نہیں کیا بلکہ استثنائے چند ہراک نے اپنی بساط سے بڑہ کر قدم مارنے کی کوشش کی ہے اور جنہوں نے تغافل یا تساہل کو کام فرمایا ہے اون سے یہ امید ہرگز نہیں کہ وہ اسکی قدردانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت کریں گے ہاں میں یہ کہونگا کہ مجھے اون سے کسی حد تک شکایت ہے کہ وہ متوجہ نہیں ہوئے کہا گیا اور کہا جا سکتا ہے کہ الحکم کی اشاعت باقاعدہ نہیں رہی۔ مجھے اس امر کا اعتراف ہے کہ لاریب ایسا ہوا مگر میں کہونگا کہ اس کے جوابدہ الحکم کے قدردان ہونے چاہئیں نہ اوسکا قومی خادم کیونکہ برعایت اسباب ایسے سامان کا پیدا کرنا یا کوشش کرنا جو الحکم کی مالی قلمی امداد پر مشتمل ہوں انکا فرض تہا اوسکے بعد الحکم کو باقاعدہ موقت الشیوع بنانا میرا کام تہا۔ بہرنمط جس روش اور چال پر الحکم چلا تہا افتان خیزان وہ ایک سال کی عمر تک پہونچا۔ اور مجھے اب امید ہو چلی ہے کہ وہ اپنے مشن کو اللہ تعالیٰ کی عنایت سے ادا کریگا اگر خلوص اور نیک نیتی ملحوظ ہے۔ اور مجھے اپنے ناظرین سے بھی امید ہو چلی ہے کہ وہ اسکی ترقی میں بہت کچھ ساعی ہوں گے فی الحال جن امور پر میں ناظرین کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اونمیں سے ایک تو اخبار اور اوسکی ترقی کے متعلق ہے دوسرا اوسکی تقطیع اور حجم کے متعلق۔

امر اول کی نسبت میں عنقریب اپنے معزز ناظرین کی خدمت میں ایک سرکلر لیٹر بھیجنے والا ہوں جسمیں میں الحکم کی ترقی کی تدابیر پر بحث کرکے اپنے ناظرین سے چاہونگا۔ اور میرے خیال میں جو امر بطور نفس ناطقہ چٹھی مذکور کا ہے وہ یہہ ہے کہ ہر ایک خریدار بجائے خود دو خریدار پیدا کرکے قیمت بھجوائے۔ اور اسکے علاوہ سو معزز اور عالی حوصلہ ایسے اشخاص مربی اخبار الحکم بنائے جائیں جو خواہ چار خریدار پیدا کرکے قیمت بھجوائیں اور خواہ اللہ تعالیٰ اونکو فراخ حوصلگی سے کام لینے کی توفیق دے بہرحال وہ چار اخبار خریدیں یعنے عہ سالانہ دیں اور اپنے نام کے اخبار کے علاوہ باقی تین اخبار ونمیں کو یا تو اپنی جماعت کے مفلس اور نادار مگر شوقین احباب کو دیں یا مخالفوں میں اشاعت کی اجازت دیں اس طرح پر حسب فحوائے مثل مذکورہ جنی سے جنے کی لکڑی ایک جنے کا بوجھ اخبار الحکم نہایت آب و تاب کے ساتھہ انشاء اللہ شایع ہوسکے گا۔ اور اوسکی ترقی اشاعت بہی اسی طرح پر عمل میں آئیگی میرے ناظرین میں سے جو جو احباب اس تجویز پر چٹھی مذکورہ کے شیوع سے پیشتر خاکسار ایڈیٹر کی حوصلہ افزائی کریں گے بغرض تقلید اونکے نام نامی شائع کر دئے جائیں گے۔ تاکہ تعداد بہی معلوم ہوتی رہے مجھے کامل امید ہے کہ میرے ناظرین اس امر پر پوری توجہ کریں گے گو میں جانتا ہوں کہ اونکو الحکم کی اشاعت سے بھی بڑے ضروری امور بغرض امداد دین پیش ہیں مگر میں کہہ سکتا ہوں کہ سچا اخلاص اور پورا صدق ہو تو کچھہ بہی مشکل نہیں ہوتا اور نہ ایسے امور میں جو اشاعت دین کے لئے ہوں خرچ کرنے سے کوئی مفلس ہو سکتا ہے ولنعم ماقیل ؎

زبذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

بہرحال اگر الحکم کے اجرا اور اوسکی توسیع اشاعت کی ضرورت ہے تو میں نہیں کہہ سکتا کہ میرے ناظرین میں سے سو آدمی بہی ایسے پیدا نہوں جو ایک دن میں اپنے ضروری اخراجات میں سے صرف ایک پیسہ الحکم کی امداد کیلئے نہ نکال سکتے ہوں زیادہ تفصیل سے اس امر کو اوس چٹھی میں پیش کروں گا۔

امر ثانی کے متعلق مجھے بہت سے احباب نے تحریک بہی کی ہے کہ اخبار الحکم کی تقطیع کتابی تقطیع ہوتا کہ سال کے آخیر پر عمدہ طور پر مجلد ہو سکے میں چاہتا ہوں کہ شروع نومبر ۱۸۹۸ء سے اخبار کو کتابی تقطیع پر شائع کروں اور ۱۶ صفحہ ہفتہ وار شایع ہو۔

مگر تاوقتیکہ کافی رائیں اس معاملہ میں نہ پہونچ جاویں میں اسکا انتظام نہیں کر سکتا۔ اس لئے معزز ناظرین پرچہ پہونچتے ہی اپنی رائے نزدیں سے مجھے اطلاع دیں تا کہ اگر ممکن ہو تو شروع اکتوبر ہی سے عمل درآمد ہو سکے۔ جب سے کہ پرچہ انشاء اللہ ہفتہ وار جاری ہوگا کیونکہ پیسہ والے ٹکٹ جاری ہو جائیں گے۔

اسکے علاوہ ایک اور امر بھی میں پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اخبار الحکم کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت خواہ وہ ترسیل زر کے متعلق ہو خواہ کسی قسم کی شکایت پر مبنی ہو خواہ کسی اصلاح کار کیلئے ہو وہ خاکسار ایڈیٹر کے نام آنی چاہیے۔ حضرت اقدس کے نام مطلق نہو کیونکہ حضرت اقدس کو بحیثیت مالک یا مینیجر ہونے کے اخبار سے تعلق نہیں ہے۔ اور حضور کے گرانی اوقات کو ایسے معاملات سے علیحدہ رکھنا چاہیے۔ اگر کسی صاحب کو کوئی اخبار نہ پہونچے تو اوسی ہفتہ کے اندر اطلاع دیں من بعد وہ شکایت قابل التفات نہوگی۔ تبدیلی مقام کی بشرطیکہ تین ماہ سے کم نہو اطلاع ضرور آنی چاہیے۔

ان سب باتوں کے علاوہ ایک ضروری بات اور کہنا چاہتا ہوں کہ صفائی حساب کے لئے یہ قرین مصلحت سمجھا گیا ہے کہ اکتوبر ۱۸۹۷ء سے جبکہ پرچہ شروع ہوا ہے حساب رکھا جاوے اور نومبر ۱۸۹۸ء سے نئے سال کا اجرا قرار دیا جاوے اسلئے جن صاحبوں کے پاس اکتوبر ۱۸۹۷ء سے لیکر آجتک کا کوئی پرچہ یا نمبر نہیں پہونچا وہ اطلاع دیں تا کہ انکے پاس بہیجدئے جاویں۔ اور جو پچھلے سال کے پرچے نہیں لینا چاہتے یا شروع سال سے ہی حساب رکھنا چاہتے اونکی وصول شدہ قیمت آخیر اکتوبر تک وضع کرکے بقایا اگلے سال میں مجرا کی جاویگی اور جنہوں نے ابہی تک قیمت ادا نہیں کی اونکے نام اکتوبر ۱۸۹۸ء تک کی قیمت واجب اور سال آیندہ کی قیمت بذریعہ وی پی وصول کی جاویگی جو صاحب کسی قسم کی اطلاع دیں گے اونکے نام وی پی بہیجنا ضروری نہوگا۔

کل من علیہا فان

یہ بالکل سچی بات ہے کہ اس دنیاء دون کا ہر گوشہ فنا کے لئے کشادہ ہے اور ہر ہستی مخلوق نیستی کے بے پناہ ہاتھ کے نیچے ہے کون ہے جو اس میں آیا اور ہستی بچ رہا۔ ع

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید
زجام دہر مے کل من علیہا فان

انہی سوانح پُر غم و الم کی بدولت زمانہ بزبان حال سنا رہا ہے

دنیا خوابیست کش تعبیر عدم است الحق جو دنیا میں آیا شاہ ہو یا گدا ایک نہ ایک دن سب کو یہی راہ درپیش ہے۔ یہ بالکل اٹل اور لاتبدیل بات ہے کل من علیہا فان

ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

مجھے یہ بیدار کرنے والی خبر ملی ہے کہ میرے مخدوم مکرم بھائی سید خصیلت علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر ڈنگھاریاں جو ابھی انسپکٹر پولیس ہونے والے تھے ۶ ستمبر ۱۸۹۸ء کو ۱۱ بجے دن کے اس غدار دنیا سے عالم آخرت کی طرف چلدئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ایسے لایق اور مخلص اور صادق دوست کی جدائی پر جسقدر رنج اور افسوس ظاہر کیا جاوے وہ انسانی کمزوری کا تقاضا ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ مجھ کو اور سب کو یہی راہ درپیش ہے اس لئے سید صاحب کی وفات سے اپنی موت کے لئے طیار ہونا چاہیے۔ میرے مخدوم امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سال گذشتہ کے سالانہ جلسہ پر فرمایا تھا کہ بعض کشوف کے ذریعہ مجھ پر ظاہر ہوا ہے کہ اس سال میں بعض احباب مجھ سے جدا ہو جائیں گے اور چونکہ انکے نام نہیں بتلائے گئے اس لئے ہر ایک کو بجائے خود موت کیلئے طیار رہنا چاہیے۔

چنانچہ اوسی کشف کے مواقف سید صاحب مرحوم ہم سے علیحدہ ہوئے۔ اور ابھی نہیں معلوم کس کس کو یہاں سے جانا ہو گا۔ پس چونکہ کچھ معلوم نہیں کہ کب پیام اجل آجاوے اس لئے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی راہوں پر ثابت قدم رہنے کے لئے اوسی مالک الملک سے دعا مانگنی چاہیئے۔ مرحوم سید صاحب کے لئے میرے دینی بھائی دعا مغفرت کریں کہ اللہ تعالیٰ اونکو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور سید صاحب جیسا اخلاص صدق اخلاق۔ امام صاحب سے سچی ارادت ہمکو بھی نصیب کرے۔ سید صاحب کی وفات سے جہاں تقاضائے بشری کے مواقف رنج ہوتا ہے وہاں یہ خوشی بھی ہے کہ مقدس امام کی محبت پر ہی اونکی خاتمہ ہوا اور وہ ایمان کے ساتھ دنیا سے اوٹھے خدا ایسا ہی خاتمہ میرا اور میرے ناظرین کا بھی کرے۔ بہرحال آخر میں پھر سید صاحب کے لئے دعا ہے اور آپکے عزیز بھائیوں اور پس ماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اونکو صبر دے۔ اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

۹ ستمبر ۱۸۹۸ء کو بروز جمعہ حضرت اقدس نے سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کا جنازہ پڑہا گیا۔ اچھا ہو کہ ہر ایک شہر میں مرحوم کا جنازہ پڑہا جاوے۔

الہام

ذیل میں وہ الہام درج کرتا ہوں جو حضرت اقدس کو ۲ ستمبر ۱۸۹۸ء کو ہوا اور جو جناب نے مسجد مبارک میں لکھوا کر چسپان کر دیا ہے۔ اس لئے میں بھی بذریعہ الحکم شایع کرتا ہوں۔ غثم غثم غثم لہ دفع الیہ من مالہ دفعۃ

الانذار

مندرجہ عنوان نام کتاب کا اشتہار میرے ناظرین ایک عرصہ سے الحکم میں پڑہتے ہیں کتاب مذکور اب بالکل طیار ہو گئی ہے جن صاحبوں کی درخواستیں آچکی ہیں اونکی خدمت میں عنقریب روانہ کی جاویگی کتاب مذکور ۵ جزو پر ختم ہوئی ہے قیمت ۴ رکھی گئی ہے۔

مولود مسعود

مرزا احمد بیگ کارپرداز مطبع ضیاء الاسلام کے ہاں ۶ ستمبر ۱۸۹۸ء کو لڑکا پیدا ہوا خدا تعالیٰ اوسکی عمر میں برکت دے اور اوسے سعادت مند بنا دے۔ آمین ثم آمین

سید خصیلت علی شاہ مرحوم کی خبر وفات میں لکھ چکا تہا کہ مکرمی چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر کی ایک نظم اسکے متعلق پہونچی جسمیں میرے اوس مضمون کو جو مینے سید صاحب کی خبر وفات کے آخیر میں حضرت اقدس کے کشف کے متعلق لکھا ہے ادا کیا ہے بوجہ عدم گنجایش اگلے اشو میں درج ہو گی۔

دارالامان کی خبریں

۱۔ موسم میں ابھی تک برسات کا رنگ موجود ہر روز کم و بیش بارش ہو جاتی ہے۔

۲۔ مطبع ضیاء الاسلام میں لُجۃ النور نام وہ دنیا پر حجت قایم کرنیوالہ اشتہار چھپ رہا ہے جو عربی۔ فارسی۔ اردو۔ انگریزی میں یکجا طبع شایع ہو گا۔

۳۔ تریاق القلوب کے متعلق انگریزی اشتہار شایع کیا گیا اور فریاد درد کا انگریزی حصہ بھی شایع ہو رہا ہے۔

۴۔ نادون سے منشی شہامت خان مع الفضل نویس مع ایک دو احباب کے اور پشاور سے مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار اور امرتسر سے چند احباب ایسا ہی بٹالہ سے ایک مخلص آجکل دارالامان کے مقیم احباب کے علاوہ حضرت اقدس کی صحبت سے بہرہ اندوز ہیں۔

ضرورت

حضرت اقدس کے لنگر یعنے باورچی خانہ کیلئے ایک شریف ہوشیار۔ دیندار۔ اور دیانت دار اپنے کام میں ماہر باورچی کی ضرورت ہے تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت حضرت اقدس سے کریں۔

رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء

رپورٹ کی اشاعت میں امید سے زیادہ توقف ہو گیا ہے مگر اب رپورٹ انشاء اللہ بہت جلد شایع ہو گی۔ کیونکہ طبع ہونی شروع ہو گئی ہے۔ جن احباب نے رپورٹ کی متعدد جلدوں کے خرید کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے ہفتہ آیندہ میں انکے نام مع تعداد جلدوں کے شایع کر دینگے تاکہ دوسروں کو ترغیب ہو اور انکو یاد دہانی۔

ہم لٹاتے ہیں آج لعل و گہر + نہ رہے کوئی لاولد مضطر اغنی ہے حق میں ہر تبر کے پسر وصل دُرِ یتیم سے بڑھ کر

[illegible]

اظہار بشارت

ناظرین ذی وقار طرز اشتہار و اسناد بیشمار سے کما حقہ اطمینان کر سکتے ہیں۔ اور گندم نما جو فروش اشتہاریوں سے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جان و مال کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہاں خیرخواہی عام اور راست بازی سے کام ہے۔ مردمیدان بن کر آئیں۔ شرطیہ دوا آزمائیں۔ جھوٹوں کو سچا اور سچوں کو جھوٹا نہ بنائیں۔

شفاخانہ یونانی

شیخ نظام الدین حکیم

امرتسر

معیار صداقت

بلا شرطیہ مبلغ صرف قیمت دوا سے کیا جاتا ہے۔ اور **شرطیہ** میں اقرارنامہ اسٹامپ لکھوایا جاتا ہے۔ جس کو اس پر بھی یقین نہ آوے وہ مچلکہ لکھوائے اگر مراد پوری نہ ہو دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ و جرمانہ لو صحت کے طالبو! اولاد کے آرزومندو یہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو فضل خداداد کی منادی ہے۔ عام مبارک بادی ہے۔

[illegible]

اس خادم الاطباء کو ۲۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقراء کاملین و سیاحین کے خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں خصوصاً اولاد و فرزند نرینہ وحیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہ ہدف ہیں۔ اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا۔ مگر ۵ خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے۔ کہ ادویہ تو وہی ہوں گی۔ مگر نمبر اوّل کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ سے اور (۲) تونگر عہدہ دار خرچ دوچند سے دوائیں لے جائیں۔ اور دلی مراد پائیں (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی یک ماہ علاوہ خرچ دوا دے کر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لے جائیے۔ (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دے کر اقرارنامہ آمد دو ماہ لکھ دے۔ بہ شرط پیدائش نرینہ بمیعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے بہ رضامندی طرفین امانت رکھ دیں۔ بہ شرط کامیابی بندہ پائے۔ ورنہ واپس لیں۔ (۶) اس پر بھی اطمینان نہ ہو۔ تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ ہرجانہ جرمانہ حسب قرار داد قبول۔ فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرا دی۔ شرطیہ اقرارنامہ سے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھا دی۔ اگر علاج میں شک ہو۔ تحقیق کر لو مراد پانے پر دینا کس کو گراں ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے۔ گھر نہیں ۵ برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں۔ گم نام وہ بشر ہے کہ جس کا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے۔ جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی۔ اور جن کی دلی مراد بر آئی۔ ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا پرہیز نسخہ ملحقہ ڈبیہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امراء حسب منشا رخود شرائط مندرجہ سے مستثنیٰ ہیں۔

نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی
۱	جس کے اولاد نہ ہو	عـہ	۱۰	قولنج دوری	صہ	۱۹	لقوہ	عـہ	۲۸	نل اترنا	صہ
۲	جسکی اولاد چھوٹی مرجاوے	صہ	۱۱	سوزاک	صہ	۲۰	بھگندر	عـہ	۲۹	طول و عرض و عمق کو نکلا	صہ
۳	جس کے لڑکیاں ہوں لڑکا نہ ہو	صہ	۱۲	سرعت	عـہ	۲۱	ناسور	عـہ	۳۰	خضاب سالانہ	عـہ
۴	جس کا حمل ۶-۸ ماہہ گر جاوے	صہ	۱۳	جریان	عـہ	۲۲	بواسیر خونی و بادی	صہ	۳۱	نزلہ وزکام	عـہ
۵	کمزوری	عـہ	۱۴	غلط کاری	صہ	۲۳	ادھرنگ	عـہ	۳۲	تسہیل ولادت	عـہ
۶	مرگی	صہ	۱۵	گنٹھیا	عـہ	۲۴	ضیق النفس	عـہ	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب	عـہ
۷	تپ دق	عـہ	۱۶	سفیدی آنکھ	عہ	۲۵	لیپھ	صہ	۳۴	تیجا۔ چوتھیا۔ روزانہ	عہ
۸	ضعف باہ	صہ	۱۷	ضعف بصر	عـہ	۲۶	آتشک	صہ	۳۵	ضعف ہضم	عہ
۹	ضعف جگر	عـہ	۱۸	سبل	عـہ	۲۷	آتشک گل بدن	عـہ	۳۶	سرسام	عـہ

المشتہر۔ شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی کرموں

میرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی بہانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے۔ کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مبلغ عہ روپیہ میرےکا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کا فی تولہ مبلغ تین روپیہ خاص میرہ فی ماشہ شش روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہار سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میاسنگھ آہلو والیہ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور پنجاب۔

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میرےکا سرمہ جو سردار میاسنگھ صاحب اہلوالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی بہانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو ککرا کہتے ہیں۔ جلن۔ کمزوری نظر۔ ناخونہ اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے۔ اس سے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مقامات میں جہاں لائق ڈاکٹر و یکا ملنا مشکل ہے۔ وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ مسانگلے صاحب بہادر۔ ایم بی۔ ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲۔ میں بڑی خوشی سے میرےکے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں۔ کہ سردار میاسنگھ صاحب اہلوالیہ نے تیار کیا ہے۔ میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسمات اتم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے۔ مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے۔ اور پڑوال پڑتے تھے۔ آنکھیں عرصے سے سُرخ اور دُکھی ہوئی تھیں۔ انیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا۔ کہ سوئی دھاگا ہی نہیں پڑہ سکتی تھی۔ اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ اُس نے امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ جناب میاسنگھ صاحب

شائد آنجناب کو یاد ہوگا۔ کہ بندہ نے آپ سے میرےکا سفید سرمہ منگوایا تھا۔ جس نے جادو کا اثر دکھلایا یعنی ایک دوکاندار مسمی دولامل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا۔ اور بسبب پتلی پر پھولے کے ہونیکے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی۔ لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا۔ اور پتلی صاف و شفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی ہے۔ اور مریض دعاگو ہے۔ بندہ بھی بصد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو آپ نے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام ہے لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بالتعلق تاکید ہے۔ کہ بروقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو۔ اس اکسیر یکہ حیات چشم (سرمہ میرہ) کے استعمال کرنے کا موقعہ ہرگز ہاتھ سے ندیں۔ ملتمس ہوں۔ کہ دو تولہ میرےکا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرمادیں۔

راقم۔ ڈاکٹر نرائن سنگھ ہاسپٹل اسسٹنٹ کوٹ گدہ ڈسپنسری شملہ۔

۴۔ جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے۔ جسکا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور حبیب وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی۔ اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے۔ اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں۔

دستخط سردار صلح محمد خاں درانی شاہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض خاں محمد خاں صاحب مرحوم والی ملک ترکستان۔ ۶ر مارچ ۱۸۹۷ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سند میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں۔ ایک کو بھی فرضی ثابت کردے اس کو مبلغ پانچ ہزار انعام دیا جاویگا۔ جو لاہور کے الائنس بنک مارچ ۱۸۹۶ء کو جمع کیا گیا۔

شیخ یعقوب علی (تراب) ایڈیٹر و پروپرائیٹر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپ کر شائع کیا گیا